

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.429

الفضل

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل 11 نومبر 2003ء 15 رمضان 1424 ہجری - 11 نومبر 1382 شمس جلد 53-88 نمبر 258

اوپر والا ہاتھ

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے اور سوال سے بچنے کی تلقین کی اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ان الید العلیا حدیث نمبر 1715)

29 رمضان کی دعائیہ

فہرست اور تحریک جدید

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2003ء میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات پیش کریں۔ نیز جن کے لئے ممکن ہو رمضان کے باہرکت مہینہ جس میں انفاق فی سبیل اللہ کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے وعدہ جات کی سرفیضہ ادائیگی کریں تا 29 رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں ان کے نام حضور انور کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ (ایڈیشن وکیل المال اول تحریک جدید)

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خاصاً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست مگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر امراض نفسیات پروفیسر آف سائیکالوجی راولپنڈی مورخہ 23 نومبر 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوائیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈیشن فضل ہسپتال)

انفاق فی سبیل اللہ کا ایمان افروز مضمون اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

اللہ کی خوشنودی کے حصول اور دین کی ترقی کیلئے اپنے اموال خرچ کریں

تحریک جدید میں پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں اول، امریکہ دوم اور جرمنی سوم رہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 نومبر 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور اس تناظر میں انفاق فی سبیل اللہ کے ایمان افروز مضمون کا بیان آیت قرآنی، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات خلفاء سلسلہ کی روشنی میں فرمایا۔ آپ نے تحریک جدید کے سال گزشتہ کے اعداد و شمار کا بھی تذکرہ فرمایا کہ پاکستان دنیا بھر میں اول رہا ہے۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 262 کی تلاوت فرمائی جس میں انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے اموال کو سات سو گنا تک بڑھائے جانے کا بیان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج حسب دستور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے لیکن اس سے پہلے چند باتیں عرض کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں مومنوں کو مختلف طریق سے انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کے طریق بھی بتائے گئے ہیں۔ اللہ کی راہ میں اپنے مال کا بہترین حصہ خرچ کرنا چاہئے اور اس میں احسان جتانے کا پہلو نہ ہو تو اس سے مال تو بڑھے گا ہی نیکی بھی ساتھ ملے گی۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان بدلوں سے اس دنیا میں بھی نواز اور آخرت کا اجر اس کے علاوہ ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس زمانہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والی جماعت ہے اور امام کی آواز پر لبیک کہتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ نے خوشخبری دی ہے کہ ان کے اموال کو سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ آج ہمیں معنی کشائش نصیب ہے یہ ہمارے بزرگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس بات کا اپنے بچوں میں تذکرہ کرنا چاہئے۔

آنحضرت فرماتے ہیں کہ جو اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے اس کے بدلہ میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا بخشنے والا ہے اور میں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا بخشنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نماز، روزہ، ذکر کرنا اور اس کی خاطر خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ اللہ کی راہ میں گن گن کے خرچ نہ کرو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صدقہ نام اس لئے ہے کہ یہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ میں خرچ کرنے کی بار بار تاکید کرتا ہوں اس لئے کہ دین میں ضعف آ گیا ہے اس کی ترقی کیلئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے اس لئے دین کی ترقی کیلئے اپنے اموال خرچ کرو۔

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان سے قبل حضور نے سال گزشتہ کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال میں خدا کے فضل سے 28 لاکھ 12 ہزار پونڈ کی وصولی ہوئی جو گزشتہ سال سے تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ زیادہ ہے۔ اس سال پاکستان نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھا اور دنیا بھر میں اول رہا۔ امریکہ دوم، جرمنی سوم رہا اس کے بعد بالترتیب برطانیہ، کینیڈا، بھارت، مارشس، سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا اور چین کی جماعتیں ہیں۔ ڈل ایسٹ میں سعودی عرب اور ابوظہبی جبکہ افریقہ میں نائیجیریا قابل ذکر ہیں۔ تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد 3 لاکھ 84 ہزار 500 سے بڑھ گئی ہے اور گزشتہ سال سے 30400 کا اضافہ ہے۔ فی کس شرح میں امریکہ اول رہا۔ پاکستانی جماعتوں میں لاہور اول، ریوہ دوم اور کراچی سوم رہا۔ اضلاع میں بالترتیب سیالکوٹ، فیصل آباد اور گوجرانوالہ نمایاں رہے۔ ان اعداد و شمار کے ساتھ حضور انور نے تحریک جدید کے دفتر اول کے سال 70، دفتر دوم کے سال 60، دفتر سوم کے سال 39 ویں اور دفتر چہارم کے سال 19 ویں سال کا اعلان فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری قربانی قبول فرمائے اور ہماری توفیق اور وسعت بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک بھوں کہ دلوں میں خداتعالیٰ کی محبت کہ بیج بونہر کا مہینہ ہر

اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی بلکہ باطل ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرمودہ 17 جنوری 1997ء بمطابق 17 صلح 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن

خطبہ کا یہ متن ادارہ افضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

باروہاں آتے رہے اور اس جگہ کے ساتھ خدا کی عبادت کا تعلق مستقلاً ایک ایسے رشتے میں تبدیل ہو گیا جو توڑا نہیں جاسکتا۔ یعنی ہر قوم کے لئے وہ جگہ اور ذکر الہی گویا ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے۔ جب یہ مقام کسی مقام کو نصیب ہو تو اسے پھر حج کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اور ہر قوم کے لئے الگ الگ خداتعالیٰ نے ایک مقام بنایا ہے اور اس کا تعلق اس قوم کے انبیاء اور بزرگوں سے ہے لیکن سب کے لئے اجتماعی طور پر خانہ کعبہ کو چنا گیا۔ اور اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی زندہ رکھا گیا۔ مگر اصل خانہ کعبہ کا مقصد توحید باری تعالیٰ کا وہ قیام تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذریعے وجود میں آئی تھی۔ اسی لئے..... سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پہلی اینٹ رکھی گئی مقصد یہی تھا کہ یہاں تمام بنی نوع انسان جمع ہوں گے۔ پس یہ مقصد اپنے تمام کو پہنچا ہے، اپنے کمال کو پہنچا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ۔ تو عبادت کا جو مفہوم ہے اس میں حج ایک اہم حصہ ہے لیکن زندگی میں یہ ایک دفعہ کی عبادت ہے۔ اگر بار بار کی توفیق ملے تو زائد ہے ورنہ ایک دفعہ کی عبادت اگر ہو جائے تو یہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔

دوسری عبادت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نماز ہے جو ہر مذہب میں موجود ہے مختلف رنگ میں مختلف شکلوں میں۔ اور تیسری روزے ہیں یعنی جیسا کہ اس مہینے میں ہم گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کو تمام دوسرے مذاہب میں جو..... سے پہلے تھے کسی نہ کسی شکل میں ضرور فرض فرمادیا۔ پس رمضان میں ان تین عبادت کی قسموں کو ملحوظ رکھتے ہوئے خداتعالیٰ کے قرب کی کوشش کرنی چاہئے۔ حج تو ابھی بعد میں آئے گا مگر حج کے مقاصد ضرور رمضان میں پیش نظر رکھے جاسکتے ہیں۔ اور خانہ کعبہ کو تمام دنیا کا مرجع بنانا اس کے لئے اس رمضان میں بھی دعائیں ہو سکتی ہیں۔ پس اس پہلو سے ہم حج کے مقاصد بھی کسی حد تک پالیں گے اگر دعاؤں کے ذریعے حج کے اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بنی نوع انسان کو ان کی طرف مائل کرنے کے لئے التجائیں کریں۔ اور یہ بنی نوع انسان کا میلان یعنی ان کی توجہ اس طرف ہونا دعاؤں کے سوا ممکن نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے رمضان میں حج کے مقاصد کے لئے دعائیں کرنا بھی داخل ہو جائے گا کیونکہ یہ عبادت کا ایک اہم حصہ ہے۔

یہ تین پہلو عبادت کے ہیں جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی

حضور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 184-185 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ رمضان مبارک شروع ہوئے سات دن گزر گئے۔ آج ساتواں روزہ ہے اور اس پہلو سے میں نے کچھ آیات اور کچھ احادیث اکٹھی کی ہیں، اسی طرح حضرت مسیح موعود کے اقتباسات بھی جن کے حوالے سے میں آپ کو رمضان سے متعلق مختلف باتیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ سات دن جو گزر گئے وہ تو گزر گئے، آئندہ کے لئے جو اہم باتیں ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئیں ان کا ان آیات کریمہ میں بھی ذکر ہے اور دوسری آیات میں بھی ذکر ملتا ہے۔ اور میری نظر اس وقت خاص طور پر اگلی نسل کی تربیت پر ہے۔ اس پہلو سے میں سادہ لفظوں میں رمضان کی بعض برکتیں حاصل کرنے کے آپ کو طریق سمجھاتا ہوں لیکن جو آیات تلاوت کی ہیں پہلے ان کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کروں گا۔

فرمایا (-) کما وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی رمضان فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیا گیا اور یہ جو مضمون ہے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ یہ عبادت کی تین قسموں پر مشتمل ہے۔ ایک نماز، ایک حج اور ایک زکوٰۃ یہ تین وہ عبادت کی بنیادی قسمیں ہیں جن کا تعلق ہر مذہب سے ہے اور قدیم سے اسی طرح چلا آیا ہے۔ ہر مذہب کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ ایسی مقرر ہے جہاں وہ اکٹھے ہوں اور کم سے کم زندگی میں ایک دفعہ اکٹھے ہو کر وہ خداتعالیٰ کا ذکر بلند کریں۔ اور جگہوں کا انتخاب اس پہلو سے کیا گیا ہے کہ وہاں خدا کا کوئی بہت نیک اور بزرگ بندہ اللہ کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکا تھا اور اسی فضا میں وہ سانس لیتا رہا، وہیں اس نے خدا کے لئے اپنے دین کو خالص کیا، اپنی تمام تر توجہات کو خدا کی طرف پھیر دیا تو اس کی یادیں خدا کی یادوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

اور خدا کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ اس مقام پر ذہن میں آتا ہے جس مقام پر ایک خدا کا خالص بندہ اس کی عبادت کرتا رہا۔ تو اسی لئے ”مقام ابراہیم مصلیٰ“ کی جو نصیحت ہے (-) (البقرہ: 126) کہ تم بیت اللہ کے حج کے لئے جاؤ تو یاد رکھنا (-) کہ اپنی عبادتیں ویسی بنانا جیسی ابراہیم نے بنائی تھیں اور اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا جو ابراہیم کا مقام تھا۔ جس طرح اس نے اپنے آپ کو ان عبادتوں کے لئے وقف کیا۔ پس حج کا تعلق ایسے خدا کے نیک بندوں سے ہے جنہوں نے اپنے دین کو خدا کے لئے خالص رکھا اور کسی ایک جگہ وہ یا تو دھونی رما کے بیٹھ رہے یا بار

اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی اس لئے جانوروں کی طرح ہمیں سرکڑی ہو جاؤ گے مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتا ہے تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضان مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ نفا سازگار ہو جاتی ہے۔ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں (-) جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیتے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہوتے۔ کیونکہ اگر کوئی انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آ گیا ہے رمضان میں، پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والوں کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے، اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیاری نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمد للہ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی، اب آ گئے ہو۔ بسم اللہ، جی آ یاں نوں کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تاکہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے سے وہ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا۔ کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جزیں ان کی مضبوط ہوں گی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشوونما پا کر کوئٹھیں نکالیں گی۔ پس رمضان اس پہلو سے کاشکاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتاتا کر کہ ان بچوں سے بڑی سرسبز خوشنما کوئٹھیں پھوئیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک کلمہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جزیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

تو رمضان مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہی ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آ جاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔ یہ مقصد ہے اس نصیحت کا جس کے لئے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں نکلنے کے اڑانے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو نکلنے کے اڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لئے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکر الہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اٹھتے ہیں، صبح شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے۔

پس اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) رمضان کا مقصد کھیل تماشا نہیں ہے۔ محض بھوکا رہنا، محض افطاری کر لینا یہ نہیں ہے۔ ایک مقصد ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو اور اللہ تعالیٰ کا پہلے سے بڑھ کر دل میں خوف پیدا ہو اور پھر وہ ہمیشہ باقی رہے۔ اس کے بعد فرمایا ہے "ایسا معدودات"۔ اس تعلق میں مختلف ترجمہ کرنے والے اور مفسرین اس کا جب فاعل ڈھونڈتے ہیں تو ان کو ایک وقت پیش آتی ہے "ایسا معدودات" منسوب ہے۔ یعنی منسوب سے مراد یہ ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ فلاں چیز کو فلاں جگہ پھینک آؤ تو جس چیز کو پھینکیں

کے وہ مفعول ہو جائے گی۔ وہ جگہ جہاں پھینکیں گے وہ مفعول ہو جائے گی تو فعل کا کرنے والا بھی تو کوئی ہونا چاہئے۔ اس لئے جب بھی ایسی علامتیں ظاہر ہوں جن کا تعلق مفعول ہونے سے ہے تو انہیں منسوب حائیس کہا جاتا ہے، نصب کی حالت اور اس کا ایک فاعل تلاش کیا جاتا ہے۔

تو "ایسا معدودات" کو قرآن کریم میں نصی حالت میں پیش فرمایا گیا ہے "چند گنتی کے دن"۔ اس پر جو ترجمہ کرنے والے فاعل تلاش کرتے ہیں تو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ روزے رکھو چند گنتی کے دن۔ لیکن "روزے رکھو" کو حذف سمجھتے ہیں جب کہ اس سے پہلے جو فعل گزر چکے ہیں اگر ان کے ساتھ اس کو ملایا جائے اور مفعول بنایا جائے تو پھر معنی بالکل غلط ہو جائیں گے۔ وہ اس طرح نہیں گے پھر کہ تم پر فرض کر دیئے گئے ہیں روزے جیسے کہ پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے "لعلکم تتقون ایسا معدودات" کیونکہ فعل تقویٰ کا ہے صرف تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو گنتی کے چند دن۔ اب یہ تو مقصود ہو ہی نہیں سکتا قرآن کریم کا کہ روزے فرض کئے گئے ایسے کہ پہلی قوموں پر بھی ہر جگہ فرض کر دیئے گئے تھے، اتنی عظیم الشان چیز ہے صرف اس لئے کہ تم چند گنتی کے دن خدا کو یاد کرو یا تقویٰ اختیار کر لو۔ تو یہ وقت ہے ترجمہ کرنے والوں کے پیش نظر۔ وہ سمجھتے ہیں کہ منسوب کے لئے ضرور پہلے ایسا فعل تلاش کرنا چاہئے جس میں فاعل بھی مذکور ہو تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، یہ فعل ہے جس میں فاعل بھی ہے۔ کون تقویٰ کرے؟ تم کرو۔ کتنے دن؟ چند گنتی کے دن۔ یہ تو غلط ہے کیونکہ تقویٰ کا تعلق تو زندگی بھر سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ ان منصوبی حالتوں میں فاعل کی تلاش کی بجائے اسے اور معنوں میں پڑھتا ہوں جو عربی لغت کے لحاظ سے جائز ہیں اور منسوب بعض دفعہ غیر معمولی توجہ دلانے کی خاطر کیا جاتا ہے اس میں فاعل کی تلاش کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ جب کہیں بچہ کسی چیز سے مثلاً شیر کہہ دیا جائے یا سانپ کہہ دیا جائے یا بچھو کہہ دیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ "بچہ" تو اس کو منسوب کر دیا جائے یا کسی اور ایسے موقع پر جب کسی چیز کی عظمت دلانی ہو تو اسے بھی منسوب کر دیا جاتا ہے تو اس کے لئے پہلے بیٹے میں کسی فعل اور اس سے تعلق رکھنے والے فاعل کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔

جب یہ معنی جو میں کرتا ہوں اس پہلو سے یہ مضمون یوں بنے گا "لعلکم تتقون" دیکھو تقویٰ کا فائدہ تمہیں اس سے پہنچے گا اور جہاں تک محنت کا تعلق ہے گنتی کے چند دن ہی تو ہیں۔ کیسا اچھا سوا ہے۔ چند روزہ محنت کرو گے تو ہمیشہ ہمیش کی فلاح پا جاؤ گے اور تقویٰ حاصل ہوگا جو پھر تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ تقویٰ عارضی نیکی کے لئے استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔ تقویٰ ایک مستقل چیز ہے جو انسان کے دل میں بس جاتی ہے اور ترقی کرتی رہتی ہے۔ تو "لعلکم تتقون" کا ایک معنی یہ ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جاؤ اور ہر رمضان تمہارا تقویٰ بڑھا کر جائے، ہر رمضان تمہیں خدا سے پہلے زیادہ قریب کر دے۔ یہ مقصد ہے رمضان کا اور اسی پہلو سے تمام گزشتہ مذہبی قوموں میں روزے فرض کئے گئے۔ اور ہے کیا؟ "ایسا معدودات" چند گنتی کے دن ہیں ان میں جو زور لگانا ہے لگالو۔ فوائد زندگی بھر کے اور محنت چند دنوں کی۔

پھر فرمایا (-) اور پھر ہوتیں بھی ایسی دے دی ہیں کہ یہ مہینہ مشقت کا مہینہ نہیں رہتا۔ فرمایا تم میں مریض بھی ہوں گے، سفر پر بھی ہوں گے ان کے لئے ہماری ہدایت یہ ہے کہ وہ دوسرے ایام میں روزے رکھ لیں۔ ایک مہینے میں روزے رکھنا فائدہ اپنے ساتھ رکھنا ہے وہ ماحول پیدا ہو جاتا ہے جو الگ الگ روزے رکھنے سے پیدا نہیں ہوتا۔ جو برکتیں سب کی مل کر اکٹھا روزہ رکھنے میں ہیں وہ برکتیں الگ الگ روزوں میں نہیں ہیں۔ تو فرمایا اصل تو یہی ہے کہ اس مہینے کو جب پاؤ، جب اس کو دیکھو، جب تمہیں نصیب ہو جائے تو اسی مہینے میں روزے رکھو۔ لیکن اگر مریض ہو، بیمار ہو تو پھر بعد کے ایام کو بھی روزے پورے کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہو اور جب بھی توفیق ملے روزے رکھو "من ایام اخر" یعنی رمضان کے علاوہ بعد کے ایام میں

"(-) اس میں "یطبقونہ" کے متعلق تفصیلی بات پچھلے رمضان، اس سے پہلے بھی کر چکا ہوں اس وقت میرے پیش نظر یہ لفظ "یطبقونہ" کا استعمال نہیں ہے۔ سادہ ترجمہ اس کا یہ

کھینیں کہ جن لوگوں کو یہ توفیق ہو کہ وہ روزہ نہ رکھیں مگر روزے کا فدیہ دے سکیں وہ فدیہ دے دیں یا وہ لوگ جو یہ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ روزہ رکھ سکیں وہ بعد میں روزہ چونکہ نہیں رکھیں گے اس لئے اس کے بدلے میں فدیہ دے دیں تو یہ دونوں معافی اور اس کے علاوہ بھی بعض معافی اس مضمون میں داخل ہیں۔

یہاں فدیہ کی بات میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ فدیہ کیا ہے؟ فرمایا (-) ایک مسکین کا کھانا ہے فدیہ۔ یعنی جو تم میں سے غرباء ہیں، نسبتاً مالی لحاظ سے کم توفیق رکھنے والے ہیں اور ان کے اندر مانگنے کی عادت نہیں خصوصیت سے وہ لوگ مساکین کہلاتے ہیں۔ مانگنے والے بھی اس حکم سے باہر نہیں جائیں گے مگر خاص طور پر نظر رکھنے کا حکم ہے۔ (-) کا مطلب ہے تم نگاہ رکھو کہ ایسے مساکین جو تمہارے ارد گرد رہتے ہیں، جن کو مانگنے کی عادت نہیں مگر تمہارا فرض ہے کہ ان تک پہنچوان کی تلاش کرو، ان کو یہ کھانا پہنچاؤ، یہ تمہارا فدیہ ہو جائے گا۔ فدیہ دراصل ایک چیز کو کسی مصیبت سے چھڑانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ جب ان کے دشمنوں کے قیدی جب ان پہنچ پاتے ہیں ان کے ہاتھ آجاتے ہیں تو ان کے پچھلے عزیز، رشتے دار وغیرہ کچھ رقم دے کر ان کو چھڑاتے ہیں تو جان چھڑانے کے لئے کسی مصیبت سے جو کچھ دیا جائے اسے فدیہ کہتے ہیں۔ اور جو چیز ضائع ہو جائے اور انسان کسی وجہ سے کسی نیکی سے محروم رہ جائے تو اس کی جوبلاء پڑتی ہے انسان پر۔ نیکی کا مہینہ آیا اور نیکیوں سے محروم رہ گیا اس جوبلاء سے بھی تو جان چھڑانی ہے کہ جو محرومی کا احساس ہے اور محرومی کے نتائج ہیں وہ تو پڑیں گے بہر حال۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ فدیہ مقرر فرمایا ہے کہ تم بھوکے رہ کر خدا کی رضا کمانا چاہتے تھے، تمہیں خواہش کے باوجود بھوکے رہ کر خود خدا کی رضا کمانے کی توفیق نہیں مل سکی تو اس کا علاج دیکھیں کیسا عمدہ تجویز فرمایا۔ فرمایا بھوک میں کوئی بات نہیں ہے اصل تو تقویٰ ہے۔ اور اگر تم خدا کی خاطر کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ تو یہ تمہارے روزے چھینے کا فدیہ ہے۔ یعنی بظاہر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کا فدیہ یہ ہو سکی کہ روزے رکھو لیکن روزے رکھنا فدیہ نہیں، بھوکے کو کھانا کھانا فدیہ بن گیا۔

پس اس نیکی کو بھی نہ صرف اس مہینے میں رواج دینا ہے بلکہ اپنے بچوں کو خصوصیت سے بتانا چاہئے اور اس رمضان کے مہینے میں فدیہ کا مضمون چونکہ بھوک سے تعلق رکھتا ہے بھوک کے حوالے سے کھانا چاہئے۔ اپنی اگلی نسلوں کو بتائیں کہ دیکھو تم خدا کی خاطر بھوکے رہے تھے تو کبھی یہ بھی سوچا کہ خدا کے بہت سے ایسے بندے ہیں جن کو روزمرہ ہی کھانے کی وہ توفیق نہیں ملتی جو تمہیں ملتی ہے۔ تم صبح اٹھ کے کھاتے ہو، دوپہر کو بھی کھاتے ہو، شام کو بھی، پھر اس کے علاوہ بھی، جب توفیق ملے جو صاحب حیثیت لوگ ہیں یا ان ملکوں میں رہتے ہیں جیسے انگلستان کے رہنے والے ہیں ان کے بچوں کو تو ہر وقت چرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کوئی جیب میں چوگم ڈال لیا، کوئی چاکلیٹ، خرید لیا، کوئی بازار سے چپس لے لے، فرائز خرید لیں۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ ان کو ملتے رہنا چاہئے اور اکثر مل ہی جاتا ہے اور سب بچوں نے اپنی اپنی چیزیں سنبھال کے رکھی ہوتی ہیں اپنے تھیلوں میں کہ ہم یہ کھائیں گے۔ تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ رمضان، آج کل کے مہینے میں تو روزے چھوٹے ہیں مگر بڑے سخت بھی آجایا کرتے ہیں۔ مگر آج کل بھی بچوں کو جو پابندی کا احساس ہے یہ نہیں کھانا، یہ تکلیف ضرور پہنچاتا ہے۔ پس آپ فدیہ کے حوالے سے ان کو سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ نے دیکھو اگر روزے نہ رکھو تو فدیہ دینے کی اور غریبوں کو کھانا کھلانے کی تلقین فرمائی ہے۔ جس کا مطلب ہے روزے کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے۔ اور ساتھ یہ فرمادیا..... کہ یہ صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے روزے چھٹ گئے ہیں۔ غریب کو کھانا کھلانا تو ایک دائمی مضمون ہے اور رمضان کے مہینے میں تو یہ خصوصیت سے غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے۔

(-) جو روزہ چھینے یا نہ چھینے اس مہینے میں نیکی کے شوق کی خاطر از خود غریبوں کو کھانا کھانے کا انتظام کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت ہی بہتر چیز ہے۔ تو اس حوالے سے غربت کو دور

کرنے کی طرف متوجہ کرنا اور غریبوں کی نگہداشت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ان کے دکھ ہاشما یہ سارے وہ مضامین ہیں جو بڑی عمدگی کے ساتھ بچوں کو سمجھائے جاسکتے ہیں اور جب آپ سمجھائیں گے تو خود بھی آپ کو پہلے سے زیادہ اس طرف توجہ ہوگی۔ "لسدیہ" کے متعلق صرف ایک مشکل یہ ہے کہ انگلستان میں اور یورپ اور امریکہ کے بہت سے دوسرے، یورپ اور امریکہ جیسے اور بھی کئی ممالک ہیں مثلاً جاپان ہے جو روزمرہ کے کھانے کو کوئی خاص اہمیت دیتے ہی نہیں، کیونکہ ان میں اکثر لوگ روزمرہ کے کھانے کی توفیق ایسی رکھتے ہیں کہ وہ زائد عیاشی اور عیش و عشرت کے لئے تو پیسے چاہتے ہیں کھانا ان کا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے جو مرضی کھائیں۔ اور اتنی کمائی ضرور کر لیتے ہیں کہ وہ آسانی سے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ زائد کے لئے، شرابیں پینے کے لئے، عیش و عشرت کے دوسرے سامانوں کی خاطر اگر کچھ نہ ان کو ملے تو وہ اس کو غربت سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی توجہ اس طرف جاتی ہی نہیں کہ دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ اگر ایک وقت کی روٹی بھی میسر آجائے تو وہ بھی بڑی غنیمت سمجھی جاتی ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ یہاں کیسے آپ کو یہ توفیق مل سکتی ہے "فدیہ طعام مسکین" کی۔ دو تین طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو غریب ممالک ہیں ان کے لئے آپ فدیہ بھیجیں۔ اگر چہ وہ ذاتی تعلق جو غریب کی براہ راست خدمت سے قائم ہوتا ہے وہ تو نہیں ہو سکتے گا لیکن ایک کچھ نہ کچھ بدل تو ضرور ہے۔ پس اس مہینے میں اپنے بچوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں کہ اگر چہ روزے تم پر فرض نہیں، فدیہ فرض نہیں ہے مگر قرآن تو فرما رہا ہے (-) پس جو بھی نیکی شوق سے کرتا ہے، نفعی طور پر کرتا ہے تو اس کے لئے بہت بہتر ہے۔ تو کچھ اپنے غریب بھائیوں کے لئے خواہ دنیا میں کہیں بھی بستے ہوں، ان کے لئے کچھ اپنے جیب خرچ سے نکالو اور روزمرہ کوئی نہ کوئی صدقہ خدا کی خاطر دے دیا کرو تو اس طرح بچپن ہی سے ان کے دلوں میں غریب کی ضرورت کا احساس پیدا ہو جائے گا اور جو اپنی طرف سے اپنے اکٹھے کئے ہوئے پیسوں میں سے کچھ دیں گے خواہ وہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو وہ ان کے لئے ایک بہت بڑی رقم بن جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے دل پر نظر رکھتا ہے اور بعض دفعہ ایک بچے کا چھوٹا سا خرچ بھی اس کی ساری زندگی سنوار سکتا ہے۔

تو دیکھو رمضان میں کیسے اعلیٰ اعلیٰ مواقع آپ کو نصیب ہوتے ہیں اور کس طرح روزمرہ آپ کی اولاد کی تربیت آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ ایک ماحول بنا ہوا ہے، اٹھ رہے ہیں روزوں کے وقت افطاری کے وقت اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس وقت عام طور پر لوگ مختلف گیس مار کے اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ سحری کے وقت بھی میں نے دیکھا ہے یہ رجحان ہے کہ ہلکی پھلکی باتیں کر کے تو ہنسی مذاق یا دوسری باتوں میں سحری کے وقت کو ٹال دیتے ہیں اور یا ضائع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح افطاری کا حال ہے۔ تو میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے سحری اور افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں اور تربیت کے مضمون کی باتیں کیا کریں۔ اور اعلیٰ بڑے دینی مقاصد کی گفتگو اگر بہت بوجھل ہو تو یہ چھوٹی چھوٹی روزمرہ کی باتیں یہ تو سمجھائی جاسکتی ہیں۔

پھر فرمایا (-) کہ اگر تم روزے رکھو تو یہ بہت بہتر ہے۔ (-) اگر تم اس بات کو جاننے۔ یہاں جب اجازت دے دی ہے فدیہ کی اور اگر مریض ہو یا سفر پر ہو تو ہدایت یہ فرمائی کہ پھر بعد کے ایام میں روزے رکھو تو سوال یہ ہے کہ پھر (-) کا کیا مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیمار ہو تب بھی رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ سفر پر ہو تب بھی رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ فدیہ تو تم دے دو گے لیکن روزے نہیں اس سے کٹ جائیں گے، روزے کا فریضہ قائم رہے گا۔ اس لئے فدیہ دے کر یہ نہ سمجھو کہ روزے کے فرض سے تم بری الذمہ ہو گئے ہو۔ فدیہ دو اور وہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے لیکن روزے اپنی ذات میں ایسے فوائد رکھتے ہیں کہ جب بھی تمہیں توفیق ملے تم ضرور رکھو۔

(-) کا ایک معنی تو یہ ہے کہ تم اگر غور کرو تو یہ بات سمجھ لو کہ روزوں میں اور بھی بہت سے

خیریں اور برکتیں ہیں اور اس سے فائدہ اٹھانا تمہارے اپنے فائدہ کی بات ہے۔ لیکن ”ان کنتم تعلمون“ میں ایک مضمون کاش کا بھی پایا جاتا ہے۔ کراے کاش تمہیں معلوم ہوتا کہ روزے میں کیا کیا فوائد ہیں۔ اور اگر یہ معلوم ہوتا تو ”تطوع خیرا“ مضمون روزوں کے ساتھ بھی چسپاں ہو جاتا۔ پھر تم کوشش کرتے کہ صرف رمضان کے فرض روزے ہی نہ رکھتے بلکہ ”تطوع خیرا“ کے تابع نفل روزے بھی بہت رکھتے مگر تمہیں پتہ نہیں کہ روزے کے فائدے کیا کیا ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے روزے کے فوائد کے تعلق میں میں آپ کے سامنے چند اور باتیں بھی رکھنا چاہتا ہوں۔

ایک تو ایسی بات ہے جس کا غریب ملکوں سے زیادہ امیر ملکوں سے تعلق ہے۔ غریب ملکوں میں فائدہ کشی کی مصیبت ہے جس کا ذکر فدیے کے تعلق میں میں نے کیا ہے۔ امیر ملکوں میں زیادہ کھانے کی مصیبت ہے اور غذا کی بہتات جو ہے اس نے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اس لئے یہاں کے جتنے بھی اشتہار اور پروگرام وغیرہ آپ دیکھتے ہیں ان میں یہ نسخے بتائے جاتے ہیں کہ موٹا پا کیسے دور کرتا ہے اور اس کے لئے نئی نئی ترکیبیں ایجاد ہو رہی ہیں، نئی نئی دوائیاں بن رہی ہیں۔ اب کسی بھوکے ملک میں جا کر آپ یہ اشتہار شائع کریں تو لوگ اشتہار پھاڑ کے اشتہار لکھنے والوں کی جان کے درپے ہو جائیں مگر یہاں یہی بیماری ہے۔ بہتات، کوئی چیز حد سے زیادہ دستیاب ہو پتہ نہ ہو کہ کیا کرنا ہے اس کا۔ اب پیچھے جب وہ ان کی کمرس گزری ہے تو کھا کھا کے انہوں نے ستیاناس کر لیا اپنی صحت کا۔ دن رات چرنے کا شغل تھا کہ اس طرح کمرس منائی جا رہی ہے۔ اور کسی نے کہا کہ سب کچھ، ساری دولت کمرس کے دن گندی نالیوں میں بہا دینا یہ مدعا معلوم ہوتا ہے کمرس کا۔ تو خدا تعالیٰ دونوں طرف نصیحت فرماتا ہے۔ ایک طرف ان لوگوں کے لئے جن لوگوں کے پاس نہیں ہے ان کے لئے کئی نصیحتیں ہیں رمضان میں اور پھر ان کے لئے بھی جن کے پاس بہت کچھ ہے بہت سی نصیحتیں ہیں۔ ایک یہ تھی جس کا میں نے ذکر کیا کہ اپنے غریب بھائیوں کا خیال کرو، روزے کی بھوک کی جب تکلیف پہنچے اس وقت سوچا کرو کہ خدا کے کتنے بندے ہیں جو روزمرہ کی معمولی ضرورتوں کے بھی محتاج بنے بیٹھے ہیں ان کے پاس کچھ نہیں ہے کھانے کو۔ اور پھر اس کے نتیجے میں جو تقویٰ پیدا ہو وہ ان چند ایام تک محدود نہ رہے بلکہ جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت سے استنباط کیا ہے وہ مستقل تمہاری دولت بن جائے۔

”ایاما معدودات“ کی تکلیف ایسے غریب بھائیوں کی تکلیف کا احساس دلائے جو ہمیشہ بھوکے رہتے ہیں کسی رمضان کی وجہ سے تو بھوکے نہیں رہتے۔ تو ایک عارضی تکلیف ایک مستقل راحت کا سامان پیدا کر دے گی۔ اور جو تمہیں سکون نصیب ہو گا غریبوں کو کھانا کھلا کر اور غریبوں کی خدمت کے ذریعے یہ سکون مستقل ہو جائے گا اور بھوک کی تکلیف عارضی تھی۔ پس دوسرا پہلو جو اس کا ہے تم اپنی صحت کا بھی خیال کرو۔ بھوکے رہتے ہو تو سارا دن یہ سوچ کر نہ گزارنا کہ جب روزہ ختم ہوگا تو پھر یہ یہ نعمتیں کھاؤں گا، اتنا زیادہ کھاؤں گا کہ سارے روزے کی کسر منادوں گا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”صوموا تصحوا“ روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو اور صحت اچھی تھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے تھے بڑی سخت بے وقوفی تھی رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارا ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔ حضرت مسیح موعود اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ ذکر الہی کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ذکر الہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا

کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تروتازہ کرتا ہے، اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیوں کو پھلٹاتا ہے۔

پس روزے کا امیروں کی صحت کے ساتھ بڑا بہاری تعلق ہے۔ لیکن اگر امیر روزے کا انتقام دونوں کناروں پر لیں یعنی جب افطاری کریں تو اتنا کھائیں اور ایسی ایسی عجیب نعمتیں کھائیں کہ عام روزمرہ دنوں میں بھی وہ نہیں کھاتے تھے تاکہ روزے کا بدلہ اتارا جائے۔ اور رات جو بیچ میں پڑے پھر دوسرے دن سحری کے وقت اس عزم کے ساتھ بیٹھیں کہ اب ہم نے بھوک کو قریب نہیں سھکنے دینا۔ اتنا کھائیں گے کہ صبح آٹھ کھلے تو عذاب بن جائے، معدے میں تیزاب اٹل رہے ہوں، مصیبت پڑی ہوئی ہو اور پھر علاج سو کر کیا جائے تاکہ اور سوئیں اور اس مصیبت سے نجات ملے اور سو سو کر جس طرح بھی بن پڑے افطاری کا انتظار ہو۔ اگر یہ مقصد ہے رمضان کا اور روزوں کا تو یہ تو تمہیں پہلے حال سے بدتر کر کے چھوڑ جائے گا۔ اس لئے مقصد کو سمجھیں اور اس مقصد کو پیش نظر بھی رکھیں۔ بچوں کو بھی سمجھائیں کہ اگر تم نے بھوک کا مزہ دیکھا ہی نہیں اور تمہیں یہ نہیں پتہ کہ بھوک کے وقت تمہیں ذکر الہی کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں وقت صرف کر کے جو بھوک کی بے چینی ہے اسے کم کرنا ہے۔

اب یہ جو مضمون ہے بدنی غذا کی کمی کا روحانی غذا کے ذریعے ازالہ کرنا یہ مضمون حضرت مسیح موعود نے بڑی عمدگی کے ساتھ، بڑی تفصیل سے کھول کر ہمارے سامنے رکھا ہے۔ لیکن ایک اور بات میں آپ کو یہ بتا دوں اس تعلق میں کہ یہ جو فدیہ ہے اس کے علاوہ بھی رمضان میں افطاریاں کرانے کا رواج چل پڑتا ہے جو بسا اوقات اس مقصد کے خلاف ہو جاتا ہے جو میں اب بیان کر رہا ہوں سمجھتے ہیں کھانا کھانا، افطاری کرنا چونکہ ثواب کا کام ہے اس لئے ہم جتنی زیادہ سجا سجا کر افطاریاں کرائیں گے، لوگوں کو بھیجیں گے اتنا ہی ہمارا رمضان کامیابی سے گزرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ افطاری کرنا ایک نیکی کا کام ہے اور غریب کو روزہ رکھوانا بھی ایک نیکی کا کام ہے۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی نیکی نہ کرو، فرماتا ہے (-) کہ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں نعمتیں عطا فرمائی ہیں مختلف صورتوں میں بعض دفعہ خدا تعالیٰ اس زمانے میں جہاد کے نتیجے میں بہت سی کثرت سے دولتیں صحابہ کو عطا کرتا ہے تو اس کے مصارف کا بیان کرتے ہوئے یہ متوجہ فرمایا (-) جب خدا تعالیٰ تمہیں باحیثیت بنائے، تمہارے اموال میں برکت دے تو تنگے دینے کا اس دولت مند ہونے سے یا خدا تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہونے سے طبعی تعلق ہے، ہر امیر تو یہ نہیں کرتا بعض امیر تو اور بھی کنجوس ہوتے جاتے ہیں، مگر عام طور پر جس کے اچھے دن آئیں جس کو خدا تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ چاہتا ہے کہ اپنے بھائی کو بھی اس سے خوش کرے اس کا بھی حصہ ڈالے تو اس زمانے میں جب خدا تعالیٰ کسی قوم کے دن بدن رہا ہوتا ہے ان کو دنیاوی نعمتیں عطا کرتا ہے تو ایک دوسرے کو تحائف دینا ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرنے کا جو رواج ہے یہ از خود تقویت پا جاتا ہے۔ اس تعلق میں فرمایا۔ لیکن یاد رکھنا (-) یہ نہ ہو کہ تم امیروں کو یہی بھیجتے رہو چیزیں جب خدا تعالیٰ عطا کرتا ہے تو وہ دولت جو امیروں کی سطح پر اوپر اوپر گھومتی رہے اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ تمہارے معاشرتی تقاضے ہیں تمدنی تقاضے ہیں۔ جب ایک خاص سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو تنگے دینا یہ خدا کی خاطر نہیں ہوا کرتا اگر خدا کی خاطر تنگے دینے ہیں تو پھر اوپر سے نیچے کی طرف تنگے بہاؤ۔ اور وہ لوگ جو مجبور اور غریب ہیں اگر پوری طرح نہیں تو نسبتاً غریب ہیں ان کو دیا کرو۔ تو جہاں تک فدیے کا تعلق ہے یہ تو آپ باہر بھیج سکتے ہیں مگر افطاریاں باہر نہیں بھیجی جاسکتیں۔ اور اس کا بھی بڑا رواج ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ افطاریاں اپنے سے امیروں کو یا اپنے ہم پلہ امیروں کو

دینے کی بجائے ڈھونڈیں کہ نسبتاً کون مسکین لوگ ہیں خدا کے اور یہ مسکینی جو ہے یہ ایک نسبتی چیز ہے ضروری نہیں کہ ایسا غریب ہو کہ اس کو صدقہ ہی دیا جائے۔ حالات الگ الگ ہیں بعضوں کو کم ملتا ہے بعضوں کو زیادہ ملتا ہے۔

تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر کسی کو خوش کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ڈھونڈیں ایسے لوگ جن کا کھانے پینے کا معیار روزمرہ کا اتنا اونچا نہیں جتنا ان کا ہے۔ اور وہ اگر ان کو بھیج دیں تو اس آیت کے مضمون کے مطابق وہ اپنے ہی جیسے دولت مندوں میں دولت کے پھر لگانے کے مترادف نہیں رہے گا۔ پس افطاریوں میں بھی بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے مسالوں کو دیکھیں، ارد گرد جگہ تلاش کریں اور روزمرہ واقف جو آپ کے دکھائی دیتے ہیں ان کو سمجھیں مگر صدقے کے رنگ میں نہیں۔ کیونکہ افطاری کا جو تعلق ہے وہ صدقے سے نہیں ہے۔ افطاری کا تعلق محبت بڑھانے سے ہے اور رمضان کے مہینے میں اگر آپ کچھ کھانا بنا کر بیچتے ہیں تو طبعی طور پر محبت بھی بڑھتی ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس عزت اور احترام سے چیز دیں کسی غریب کو یا ایسے شخص کو جو نسبتاً غریب ہے کہ اس میں محبت کا پہلو غالب ہو اور صدقے کا کوئی دور کا عنصر بھی شامل نہ ہو تو یہ وہ افطاری ہے جو آپ کے لئے باعث ثواب بنے گی اور آپ کے حالات بھی سدھارے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس طرح اوپر کے نچلے طبقوں کے درمیان آپس میں محبت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔

دوسرے افطاری کی دعوتوں سے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افطاری ایک تو انسان بنا کر کسی کے گھر بھجوا دیتا ہے تاکہ اس دن دعا میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ وہ دیکھیں کہ فلاں نے ہم سے اتنا پیار اور محبت کا سلوک کیا تو رمضان کی دعاؤں میں ایک یاد دہانی کا کام بھی دیتی ہے افطاری۔ مگر جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کر انسان ذکر الہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں جو بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن کی تہجد کی نماز پڑ جائے گا۔

تو اسی لئے میں تو ذاتی طور پر افطاریاں کرنے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ ربوہ میں بھی میرا یہی دستور تھا اگرچہ لوگ بہت اصرار کیا کرتے تھے مگر میں اسی اصرار کے ساتھ معذرت کر دیا کرتا تھا کہ رمضان کے مہینے میں یہ مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے، اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں، آئندہ سے تو بہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے کبھی نہیں ذکر الہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کے عورتیں، بچے جاتے ہیں وہاں خوب پھر گئیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تقریبات ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور پھر بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں۔ تو افطاری کا جو بہترین مصرف ہے وہ یہی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ حتی المقدور یعنی منع تو نہیں ہے کہ اپنے ہم پلہ لوگوں کو جو دولت کے لحاظ سے یا اپنے سے بہتر لوگوں کو بھی تحفہ ہیں۔ قرآن کریم نے یہ منع نہیں فرمایا کہ آپس کے ایک ہی دائرے میں بالکل نہیں کچھ بھیجنا۔ یہ فرمایا ہے کہ وہیں کا نہ ہو رہو۔ ایسے تحائف نہ دو کہ صرف ایک طبقے کے لئے خاص ہو جائیں اور وہ ایک دائرے میں گھومتے پھریں اور اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف حرکت نہ کریں۔ تو ایک صحت مند جو خدا تعالیٰ نے نظام جاری کر رکھا ہے Ventilation کا وہ اس افطاری کے تعلق میں بھی پیش نظر ہونا چاہئے اور اس طرح اگر آپ کچھ نہ کچھ نئے لوگوں کو بھی ڈھونڈ لیں جو آپ کے دائرے سے باہر ہیں اور نسبتاً

غریب یا نہ حالت ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ بات ایک مزید نیکی کا موجب بنے گی۔ حضرت مسیح موعود کا اقتباس ہے۔ آپ فرماتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے۔ یہ جو دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے دراصل یہ اللہ کے تعلق میں لازماً یہی مضمون ہے جو رمضان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی مضمون ہے جو رمضان کے حوالے سے سمجھنا بہت ضروری تھا۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو بات بیان فرمائی ہے کہ والدین کو پایا اور گناہ بخشے نہ گئے اسی حالت میں رمضان گزر گیا یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے جس کا قرآنی تعلیم سے تعلق ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے (-) تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے حرام کر دی ہے تم پر ایک یہ کہ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کر لو۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ سے لازماً احسان کا سلوک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کر کے خدا کی ناراضگی نہ کما بیٹھنا۔ تو شرک کا مضمون خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میرا شرک کرو گے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ حرام کر دیا ہے تم پر۔ لیکن ماں باپ سے جو احسان کرو گے وہ میرا شریک بنانا نہیں ہے۔ شرک سے نیچے نیچے اگر کسی کی عظمت خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے تو وہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی ہی نہیں اس سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرنا ہے۔

پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں جو نہ خدا کو پاکیں نہ ماں باپ کا کچھ کر سکیں رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیز ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو تو فیض بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے، اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے۔ ایک معمولی سا خون کا ٹوٹھرا بھی انسان پیدا نہیں کر سکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔

تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہو اس کو نظر انداز کر کے نعمتوں کے شکر ٹیٹے دوسرے کی طرف منسوب کر دیئے جائیں۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہوں گے اور پرورش پائیں گے، پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔

جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور جو باآں سے احسان کا سلوک نہیں کرتا اس سے یہ توقع کر لینا کہ وہ اللہ کے احسانات کا خیال کرے گا، یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔ پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔ اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دے دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو۔ عمر بھر کرتے ہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم از کم تم ظالم اور بے حیائی نہیں کہلاؤ گے تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہوگی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محنت کی کچھ خدمت کر کے تو اپنی طرف

AL-HAMEED JEWELLERS
Link Railway Road,
Dar-ul-Rehmat, east Rabwah
Tel:0092-4524-214220

یونیورسٹی روڈ، ڈارالرحمت، مشین - کیزر کوئٹہ، راجہ پور وغیرہ
نور | 32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی
ہوم اپلاٹمنز | پروپرائیٹرز: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

مکان سلامت

دارالعلوم غربی ٹاؤن روڈ میں بالکل نیا تعمیر شدہ مکان رقم 10 سرے
3 بیڈروم اور 3 تھوڑے بیکریوں سے آراستہ برائے عروخت ہے
برائے رابطہ: سعید خالد فون: 4524-211104

سرمد جیو جیو
درائی و اعتماد
4- عمر مارکیٹ ڈیلر روڈ، چھپرہ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون: 7582408
0300-9463065 7596086-p.p
Email: rizwan-sarmadjewelers@yahoo.com

تمام انٹرنیٹ کے گٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
نور انٹرنیشنل ہوٹل ریورڈیشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں
طاہر ایسیس ایس ایس
نیول پلازہ فضل الحق روڈ - بلیو ایریا - اسلام آباد
فون: 051-2275738-2275757-2201277

New **BALENO** Suzuki
...New look, better comfort
کارلیزنگ کی کولت موجود ہے
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
Suzuki, Honda, Yamaha, Bajaj, Hero
Tel: 051-4451030-4428520

ٹینی برادر (پیش)
معدہ و پیٹ کی تکالیف
جیزابیت، جمل، ورد، الس، بدینسی، کس، قبیل اور بھوک
خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔
پیکٹ 20ML ٹینی برادر (پیش) | ٹینی برادر
رمائی قیمت 100/- | 50/-
نوٹ: اصل "ٹینی برادر" خریدتے وقت پیشی اور دیکھیں
[GHP] اور لیبل پر جرن ہو میو فارمیسی (رجسٹرڈ) روہ
کانام دیکھ کر خریدیں۔ شکر یہ
عزیز ہو میو پیٹھک گول بازار روہ
فون: 212399

جنازہ

مکرم مفتی الرحمن خورشید سنوری صاحب مرہی
سلسلہ پنجبخت نعت آرت پریس لکھتے ہیں کہ خاکساری
ممانی مکرم ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد خورشید
سنوری صاحب آف کراچی حال امریکہ 9 نومبر
کو امریکہ میں وفات پا گئی ہیں۔ ان کی میت مورخہ
15 نومبر بروز ہفتہ پاکستان پہنچے گی۔

ضلعی سطح پر مقابلہ جات میں کامیابی

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل
آباد کے زیر انتظام اور ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن ضلع جھنگ
کے زیر نگرانی ضلع جھنگ کے ہائی سکولز کے علمی و ادبی
مقابلہ جات 24-30 اکتوبر سے 2003ء تک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ میں منعقد
ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نعت جہاں اکیڈمی
کے طلباء نے اس میں بھرپور حصہ لیا، اور درج ذیل
پوزیشنیں حاصل کیں:-

- اردو مباحثہ (حق میں) رضوان احمد سوم
- اردو مباحثہ (مخالفت میں) ہشام احمد فرحان اول
- فی البدیہہ اردو تقریر - طاہر فضل اول
- بیت بازی - فاتح احمد اول
- پنجابی ناکرہ (حق میں) آفاق احمد سوم
- انگلش تقریر - محمد احمد دوم
- اقبیالیات - رضوان احمد اول

اس سے قبل تحصیل کی سطح پر ہونے والے مقابلہ
جات جو 15-21 اکتوبر سے 2003ء تک
گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ میں ہوئے تھے۔ اکیڈمی
کے طلباء نے مجموعی طور پر 9 پوزیشنیں حاصل کی تھیں۔
اللہ تعالیٰ یہ اعزازات طلباء اور اکیڈمی کیلئے مبارک
کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین
(پرنسپل نعت جہاں اکیڈمی روہ)

﴿تقریریں 8﴾

اہلکار تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ مسجد الحرام کے اردگرد
مزید نفری تعینات کی جا رہی ہے تاکہ عازمین بلا خوف
عمرہ ادا کر سکیں۔

دو نئے عالمی سائنسی جریدوں کا اجراء۔
یورپ میں دو نئے عالمی سائنسی جریدے شروع کئے گئے
ہیں جن کے ایڈیٹر پاکستانی دفاتر وزیر سائنس و
ٹیکنالوجی عطاء الرحمن ہوں گے۔ ان رسالوں میں ایک
ڈرگ ڈیزائن ریویوز اور دوسرا میڈیکل کیمسٹری ریویوز
ہے۔ اس سے قبل ڈاکٹر عطاء الرحمن پانچ جرائد کے
ایڈیٹر چیف ہیں۔ اور ان کی 70 سے زائد کتب دنیا بھر
کی درجنوں یونیورسٹیوں میں پڑھائی جا رہی ہیں

کراچی اور ساہیوال کے 21-K اور 22-K کے فنیاتیاتی کامرز
العمران جیو جیو
الطاف مارکیٹ - بازار کاٹھیاں والا - سیالکوٹ
فون: 0432-594674

سے کوشش کر لی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتاریں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں
اتارا جاسکتا اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اس کے لئے خالص کر لو، اس کا کوئی
شریک نہ ٹھہراؤ۔ اب یہ جو مضمون ہے کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اس کو انشاء اللہ میں آئندہ خطبے میں آپ
کے سامنے بیان کروں گا اور اس حدیث کے حوالے سے باقی مضمون انشاء اللہ اگلے خطبے میں آپ
کے سامنے کھولوں گا۔ تو اس طرح میں چاہتا ہوں کہ رمضان کے مہینے کے خطبوں میں رمضان کے
فلسفہ اس کی روزمرہ کی افادیت اور اس کے تقاضے پورے کرنے کے طریق آپ کو سمجھانے کی
کوشش کروں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 1997ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر اصدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع
جھنگ بخارہ قلب فضل عمر ہسپتال کے CCU وارڈ
میں داخل ہیں۔
مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب دارالعلوم جنوبی احمد روہ
خوراک کی نالی کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار اور
CMH راولپنڈی میں داخل ہیں کزوری صحت کی وجہ
سے آپریشن ملتوی ہو چکا ہے۔
مکرم ملک منیر احمد یار صاحب انسپکٹر افضل لکھتے
ہیں کہ مکرم زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم غلام مصطفیٰ
صاحب سکندڑ چھٹی ضلع سیالکوٹ بوجہ شوگر ہائی ہونے
سے بے ہوش ہیں۔
سب مریضوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

واقفین نو ضلع بدین کا سالانہ اجتماع

نو ضلع بدین کے واقفین نو بچوں کا سالانہ اجتماع
مورخہ 12-13 اکتوبر 2003ء بروز اتوار گولارچی میں
منعقد ہوا پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مہر منیر احمد سابق
ناظم انصار اللہ ضلع بدین نے کی۔ بچوں کو معیار صغیر
اور معیار کبیر میں تقسیم کر کے تلاوت، نظم اور تقاریر کے
مقابلہ جات کروائے گئے۔ نیز کلائی پکڑنے کا مقابلہ بھی
کروایا گیا۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی
کے بعد دوسرے اجلاس کی صدارت مرکزی نمائندہ مکرم
مرزا نصیر احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے کی۔ آپ
نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں
انعامات تقسیم کئے۔ اور ترقی تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ
اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ ضلع کی 8 میں سے 7
جماعتوں کے 69 میں سے 64 واقفین نو 50 والدین
اور 65 دیگر افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔
(وکالت وقف نو)

نکاح

مکرم ارشد علی اختر صاحب (بچی والے)
دارالعلوم و علمی ربوہ کی بیٹی مکرمہ فائزہ ارشد صاحبہ کا
نکاح ہمراہ مکرم فضل محمود رسول صاحب ولد مکرم
چوہدری غلام رسول صاحب احمدیہ ہیں ویج نور انٹو
کینیڈا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ
نے مورخہ 29 ستمبر 2003ء بروز سوموار بعد نماز
عصر بیت المبارک میں بعوض 10 ہزار کینیڈین ڈالر حق
مہر پر پڑھا اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جائزین کے لئے برکات
سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم شفیق احمد صاحب قرواقف زندگی
کارکن وکالت مال ٹارگٹ کو مورخہ 14-15 اکتوبر 2003ء
کو بیٹے سے نوازا اور وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ایقان
رضا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حکیم طالب حسین
صاحب کارکن مال اول تحریک جدید کا پوتا مکرم ماسٹر محمد
شرف صاحب رحیم یار خان کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

مکرم بریگیڈر منور احمد رانا صاحب راولپنڈی لکھتے
ہیں میری بڑی بیٹی مکرمہ نعیمہ صاحبہ اور مکرم کینیٹن احمد
نعیم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 3 نومبر 2003ء کو اپنے
فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح
الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام احمد ولید عطا فرمایا
ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ یہ میرا پہلا نواسہ اور
مکرم احمد سعید صاحب کا پہلا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ
العیین بنائے۔ آمین

خبریں

ملکی ذرائع
ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب	
منگل	11 - نومبر زوال آفتاب 11-52
منگل	11 - نومبر افطار 5-15
بدھ	12 - نومبر انتہائے صبح 5-09
بدھ	12 - نومبر طلوع آفتاب 6-31

جمہوری نظام کو کوئی خطرہ نہیں۔ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ موجودہ جمہوری نظام کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مذاکرات کی بحالی کے لئے میں نے ایم ایم اے کو بات چیت کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسمبلی کی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں بلکہ یہ کہا تھا کہ پوری طرح مطمئن نہیں ہوں۔

پاک بھارت تعلقات وقت کی ضرورت ہیں۔

بھارتی وزیر اعظم اٹل بھاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان قریبی تعلقات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ بھارتی اخبار فنانشل ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گرجوٹی اور اتحاد پر مبنی تعلقات دونوں ممالک کے وسیع تر مفاد میں ہیں۔ حالیہ امن تجاویز کی بنیاد اور مقصد اس طرف پیش رفت کی کوشش ہے۔

کارکردگی سب کے سامنے ہے۔ وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا ہے کہ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی اور مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ دونوں ایک ہیں اور صدر مشرف کے ساتھ ہیں۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی کارکردگی سب کے سامنے ہے اور وزیر اعظم جمالی نے ناساعد حالات میں بڑی اچھی قیادت کی ہے۔

اپوزیشن کا حکومت کے خاتمے کی مشترکہ جدوجہد تیز کرنے کا اعلان۔

اپوزیشن جماعتوں نے موجودہ حکومت کو ناجائز اور غیر آئینی قرار دیتے ہوئے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کے ساتھ مل کر حکومت کے خاتمے کی مشترکہ جدوجہد تیز کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

ریاض میں خودکش دھماکے کے 30 ہلاک۔

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے ایک رہائشی کپاؤنڈ میں یکے بعد دیگرے تین خودکش بم دھماکوں کے نتیجے میں 30 سے زائد افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ رہائشی کپاؤنڈ میں جہاں زیادہ تر غیر ملکی مقیم ہیں حملہ آوروں نے احاطے میں داخل ہوتے ہی فائرنگ کر دی۔ دو برطانوی باشندوں کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ زخمیوں میں امریکہ اور کینیڈا کے شہری بھی شامل ہیں۔ اکثریت بچوں کی ہے۔ کار بم دھماکے سعودی شاہی خاندان کے محلات سے 2 کلومیٹر اور امریکی سفارت خانے سے 5 کلومیٹر دور ہوئے۔ العربیہ ٹیلی ویژن کے مطابق ریاض کے مغربی علاقے المویایا میں بچے اور اتوار کی درمیانی شب ہوئے جن

سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ سعودی ولی عہد، نائب وزیر اعظم اور نیشنل گارڈ کے کمانڈر شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو ختم کر کے دم لیں گے۔ یعنی شاہدوں کے مطابق حملہ آوروں نے بارود سے بھری گاڑی حفاظتی حصار توڑتے ہوئے رہائشی علاقے الحایا کمپلیکس سے ٹکرا دی۔ متعدد مکان اور گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

بغداد میں واقع امریکیوں کے ہیڈ کوارٹرز پر حملہ۔ بغداد میں امریکی انتظامیہ کو ہیڈ کوارٹرز کے قریب مارٹر گولے فائر کئے گئے۔ امریکی جنگی طیاروں اور ٹیلی کام پتھروں کی پروازیں شروع کر دیں اور فوجی گشت برہا دیا گیا۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ حملہ میں کوئی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ بغداد کے نواحی علاقے وزیر یہ میں دھماکہ خیز مواد کے حملے میں امریکی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔

بھارت کے سپر سائیک اینٹی شپ میزائل کا تجربہ۔ بھارت نے ریاست اڑیسہ میں سپر سائیک اینٹی شپ کرڈ میزائل برہا ہوس کا ایک اور تجربہ کیا ہے۔ 26 میزٹویل میزائل کو ریاست اڑیسہ میں ساحلی شہر چندر گڑھ کے ٹیسٹ رینج سے داغایا گیا۔

افغانستان میں دھماکے۔ جنوبی افغانستان کے صوبے زابل کے گورنری رہائش گاہ پر زوردار بم دھماکہ ہوا۔ جس میں عمارت کو نقصان پہنچا تاہم ہلاکت نہیں ہوئی۔ پلکیا اور کٹر میں حملوں کے دوران 15 اتحادی اور 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔

مکہ میں زائرین کی حفاظت کے اقدام۔ مکہ میں زائرین کی حفاظت کے لئے 4 ہزار پولیس باقی صبح 7 بجے

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیکل اینڈ بی آر ٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد تاگی۔ طاہر احمد تاگی

ٹاڈو آٹو سپارٹس
BEST QUALITY PARTS
ڈیلر ہائی کس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا ڈائن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
28۔ M ٹونسٹر باڈی باغ۔ لاہور
پروپرائٹرز: داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

جمہوری اکبر علی سٹور
3300-9488447
جانیو کی خرید و فروخت کا باقاعدہ ادارہ
9۔ سوہانک مارا اہل باڈن لاہور۔ فون: 5418406-746406

زری و سنی جانیو کی خرید و فروخت کا باقاعدہ ادارہ
انجمنی روڈ
دکان: 04524-214681
04524-214228-213061

انگریزی ادبیات و نیک جات کا مرکز بہتر تہنیں مناسب حلال
کریم میڈیکل ہال
گول اینٹن پور بازار فیصل آباد فون: 647434

احمد یاسین سکیم راولپنڈی۔ اسلام آباد میں
پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ:
فون: 051-2212127
0333-5131261

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS, VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP, HR. PH: 5150862-5123862
EMAIL: Knp_pk@yahoo.com

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

اب آئے کا مہ
گوہر الٹیمٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریشنز
فون نمبر: 04524-212758
نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مسیجرز، ٹیویٹا و مینز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں۔

الشیورز
معروف قابل اعتماد نام
جیولری اینڈ
بوٹیک
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب بچوں کے ساتھ ساتھ ربوہ میں ہا اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شو روم ربوہ
فون شو روم بچوں: 04524-214510-04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹو ٹوکی تمام آکشم آئڈر پر تیار
سینکی ریز پارٹس
فون فیکٹری: 042-7924522, 7924511
فون ریٹس: 7729194
طالب دعا۔ مہاں عباس علی، مہاں ریاض احمد۔ مہاں نور اعظم

ڈاکٹر: ریفریکٹیو
ایئر کنڈیشنر ڈیزرٹ کولر
کوکنگ ریج گیزر
ہیٹر۔ واشنگ مشین
مائیکرو ویو اوون
اور سٹیبلائزر
فون: 7223347-
7239347-7354873

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ربوہ میں سیکل پارخواتین بیٹے
اندر دنی الشراسا و ٹنڈ
Transvaginal Ultra sound کا آغاز
امراض نسوان، حمل کی پیچیدگیوں، دوران حمل بچے کی
بیماریوں اور نشوونما، عورتوں کی اندرونی رسولیوں کی تشخیص
میں انتہائی مفید اور بے ضرر۔
تعمیرت سے پہلے اساتذہ ایم ایڈی، ایم سی، ایم بی ہیں
تعمیرت سے صرف 250/- روپے نئی جدید جاپانی مشین
کے ساتھ نیکولز، اور پیٹ کے لٹراساؤنڈ کی سہولت بھی موجود ہے
نیز جزل آؤٹ ڈور صرف 25 روپے
ترقی کی شاہراہ پر گامزن
مریم میڈیکل سنٹر
04524-213944
یادگار چوک ربوہ